لَيْلَةُ الْقَدْرکی عظمت واہمیت اور اس کے فضائل وبرکات

الْخُطْبَةُ الْأُولَى

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي مَنَّ عَلَيْنَا بِلَيْلَةِ الْقَدْرِ، وَجَعَلَ ثَوَابَهَا خَيْرًا مِنْ أَلْفِ شَهْرٍ، تَتَنَزَّلُ الْمَلَائِكَةُ فِيهَا بِالرَّحَمَاتِ، وَالْخَيْرِ وَالْبَرَكَاتِ، وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، رَبُّ الْأَرْضِ وَالسَّمَوَاتِ، وَأَشْهَدُ أَنَّ سَيِّدَنَا وَنَبِيَّنَا مُحَمَّدًا عَبْدُ اللَّهِ وَرَسُولُهُ، صَلَّى اللَّهُ وَسَلَّمَ وَبَارَكَ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِينَ، وَعَلَى مَنْ تَبِعَهُمْ بِإِحْسَانٍ إِلَى يَوْمِ الدِّينِ.

أَمَّا بَعْدُ: فَأُوصِيكُمْ عِبَادَ اللَّهِ وَنَفْسِي بِتَقْوَى اللَّهِ وَطَاعَتِهِ، قَالَ تَعَالَى: **(يَا أَيُّهَا النَّاسُ اعْبُدُوا رَبَّكُمُ الَّذِي خَلَقَكُمْ وَالَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ)**(١).

رفیقانِ ملت اسلامیہ ! میرے روزہ دار بھائیو! رمضان المبارک کا زیادہ حصہ گذر چکا ہے اس وقت ہم اس کے آخری عشرے میں چل رہے ہیں اس عشرے کی عظمت وفضیلت انتہائی زیادہ ہے اللہ کی خاص بندے ان مبارک ایام میں اطاعت وعبادت اور ذِکر وتلاوت کا غیر معمولی اہتمام کرتے ہیں اور ان بابرکت راتوں میں قیام و تہجُّد اور اذ کار واِستغفار کا سلسلہ رکھتے ہیں اور کثرت سے صدقات وخیرات دیتے ہیں

---

(١) البقرة : ٢١ .

آخری عشرے میں لَيْلَةُ الْقَدْر کو بھی حاصل کرنے کا قیمتی موقعہ ہے شب قدر کی فضیلت وبرکت انتہائی زیادہ ہے یہ بہت عظمت وشرافت اور قدر ومنزلت والی رات ہے اسی لئے اس کا نام لَيْلَةُ الْقَدْر رکھا گیا ہے[1] اس رات کی اہمیت اور عظمت شان کیلئے یہی بات کافی ہیکہ باری تعالی جَلَّ جَلَالُهُ نے اسکی شان میں سورۃ القَدْر نازل فرمائی ہے اور پوری سورہ میں اس کی خصوصیات اور فضائل کو بیان فرمایا ہے چنانچہ اس کا آغاز اس طرح فرمایا گیا: (إِنَّا أَنْزَلْنَاهُ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ)[2]. بے شک ہم نے قرآن کو شب قدر میں اتارا ہے، یعنی اسی عظیم الشان اور بابرکت رات میں پورا قرآن پاک لوح محفوظ سے آسمان دنیا اور بیت العزت کی طرف نازل کیا گیا پھر وہاں سے تھوڑا تھوڑا حسب ضرورت حسب موقع رسول اکرم ﷺ پر نازل فرمایا گیا[3] الحاصل شب قدر بہت ہی متبرک اور مبارک رات ہے ایک دوسری سورہ میں باری تعالی جَلَّ جَلَالُهُ نے اس رات میں قرآن نازل فرمانے کا ذکر کیا ہے اور اس کے مبارک ہونے کی گواہی دی ہے چنانچہ ارشاد ہے :(إِنَّا أَنزَلْنَاهُ فِي لَيْلَةٍ مُبَارَكَةٍ)[4]. ہم نے اس قرآن کو ایک برکت والی رات میں اتارا ہے، سورۃ القدر میں آگے خدائے عَزَّوَجَلَّ نے اس کی عظمت شان بیان کرتے ہوئے اور شوق

---

(١) شرح النووي على مسلم : (٨/٥٧) .
(٢) القدر : ١ .
(٣) تفسير ابن كثير :(٨/٤٤١).
(٤) الدُّخَانِ : ٣.

ورغبت دلاتے ہوئے ارشاد فرمایا: (وَمَا أَدْرَاكَ مَا لَيْلَةُ الْقَدْرِ)[1]. اور آپ کو معلوم ہے شب قدر کی کیا شان ہے؟ پھر اس کی فضیلت اس طرح بیان فرمائی: (لَيْلَةُ الْقَدْرِ خَيْرٌ مِنْ أَلْفِ شَهْرٍ)[2]. شب قدر ہزار مہینوں سے افضل ہے، یعنی اس مبارک رات مین اللہ رب العزت اپنے بندوں پر اس قدر خیر وبرکت نازل فرماتا ہے اور اتنا فضل وکرم عطا فرمایا جاتا ہے جو ان کو ہزار مہینے میں نہیں حاصل ہوتا[3] اور اس ایک رات میں عبادت واطاعت مسلسل ایک ہزار مہینے کی عبادت سے افضل ہے[4] اور اس میں عبادت کرکے آدمی ہزار مہینے یعنی تراسی (۸۳) سال سے بھی زیادہ عبادت کا اجر وثواب حاصل کر سکتا ہے

روزے تراویح اور قیام اللیل کا اہتمام کرنے والو! لیلۃ القدر آسمان وزمین والوں کیلئے سعادت ونیک بختی کی رات ہے پوری رات میں خیر وبرکت کا نزول ہوتا رہتا ہے اور کثیر تعداد میں فرشتے زمین پر اترتے ہیں جیساکہ سورۃ القدر کی اگلی آیت میں ارشاد ہے: (تَنَزَّلُ الْمَلائِكَةُ وَالرُّوحُ فِيهَا بِإِذْنِ رَبِّهِمْ مِنْ كُلِّ أَمْرٍ) اس رات میں فرشتے اور روح القدس (جبریل علیہ السلام) اپنے رب کے حکم سے ہر امر خیر کو

---

(١) القدر : ٢.
(٢) القدر : ٣ .
(٣) تفسير القرطبي : (١٣١/٢٠) .
(٤) تفسير القرطبي : (١٣١/٢٠) ، وتفسير ابن كثير : (٤٤٣/٨) .

لیکر (زمین کی طرف) اترتے ہیں، ایک حدیث میں نازل ہونے والے ملائکہ کی کثرت کو یوں بیان کیا گیا: «إِنَّ الْمَلَائِكَةَ تِلْكَ اللَّيْلَةَ فِي الْأَرْضِ أَكْثَرُ مِنْ عَدَدِ الْحَصَى»[1]. بلاشبہ اس شب میں سنگریزوں کی تعداد سے بھی زیادہ فرشتے زمین پر اترتے ہیں، درحقیقت فرشتے خیر وبرکت کے ساتھ زمین پر اترتے رہتے ہیں قیام کرنے والوں اور اذکار واستغفار کرنے والوں کیلئے دعاکرتے رہتے ہیں اور طلوع فجر تک لوگوں کی دعاؤں پر آمین کہتے رہتے ہیں[2] اسی رات میں فرشتے سال بھر تک کی موت وحیات اور رزق وعمل سے متعلق اللہ کا ہر فیصلہ لیکر اترتے ہیں[3] باری تعالی جل جلالہ کے فرمان: ﴿مِنْ كُلِّ أَمْرٍ﴾ کا یہی مطلب ہے یعنی اللہ تعالی پوری سال میں واقع ہونے والی موت زندگی روزی اور بارش وغیرہ سے متعلق اپنا فیصلہ فرشتوں کے سامنے ظاہر فرمادیتا ہے اور ان کو ان کی متعلقہ ذمہ داریاں پوری کرنے کا حکم دیدیتا ہے[4] جیساکہ سورۂ دُخان میں ارشاد ہے ﴿فِيهَا يُفْرَقُ كُلُّ أَمْرٍ حَكِيمٍ﴾[5]. اس رات میں ہر حکمت والا معاملہ طے کیا جاتا ہے الحاصل شب قدر سراپا سلامتی ہے اور پوری

---

(١) أحمد : ١٠٧٣٤ .

(٢) تفسير القرطبي : (١٣٣/٢٠).

(٣) تفسير القرطبي : (١٣٣/٢٠) ، وتفسير الطبري : (٥٤٧/٢٤).

(٤) شرح النووي على مسلم : (٥٧/٨) .

(٥) تفسير ابن كثير :(٤٤٤/٨) والآية من سورة الدخان : ٤ .

رات غروب آفتاب سے طلوع فجر تک خیر وبرکت سے معمور ہوتی ہے چنانچہ سورۃ القدر کے آخر میں اسی حقیقت کو بیان کیا گیا ہے: ﴿سَلَامٌ هِيَ حَتَّى مَطْلَعِ الْفَجْرِ﴾. یہ رات سراپا سلامتی ہے اور طلوع فجر تک رہتی ہے، یعنی پوری رات طلوع فجر تک مکمل خیر مکمل اور رحمت ہے اور پوری رات امن وطمأنینت اور رحمت وبرکت نازل ہوتی رہتی ہے [(۱)]

شب قدر کی تلاش اور تمنا کرنے والو! اللہ کے حبیب احمد مصطفی ﷺ شب قدر کو بڑی اہمیت دیتے اور اس کا اجر وثواب اور اسکی فضیلت وبرکت حاصل کرنے کی غرض سے اس کی تلاش کا اہتمام فرماتے اور انابت وعبادت کا غیر معمولی اہتمام فرماتے نیز اپنے صحابۂ کرام کو اسکی فضیلت حاصل کرنے کی ترغیب دیتے ایک حدیث میں سرور کونین ﷺ نے اس رات کے فضائل اور ثواب کو یوں بیان فرمایا: «مَنْ قَامَ لَيْلَةَ الْقَدْرِ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا، غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ» [(۲)]. جس شخص نے ایمان کے ساتھ اور ثواب کی امید رکھ کر شب قدر میں عبادت کی تو اللہ تعالی اسکے پچھلے گناہ معاف فرمادیتا ہے، اس فضیلت کا تقاضا ہیکہ ہم اس رات میں ہر قسم کی نیکی کریں قیام و تہجُّد ذِکر و تلاوت صدقات وخیرات اور احسان وکرم کا سلسلہ رکھیں اور بارگاہ الٰہی میں

---

(۱) تفسير الطبري : (٢٤/٥٤٩) والدر المنثور : ٨/٥٧٠ .

(۲) متفق عليه .

اپنی فلاح و کامیابی کے لیے اور اپنے بچوں کی سعادت و نیک بختی کے لیے اللہ سے دعاکریں نیزپوری امت مسلمہ کی بھلائی کے لیے بلکہ پورے عالم کے امن وامان کے لیے دعاکریں اور عاجزی کے ساتھ اللہ تعالی سے عفووکرم اور اس کی رحمت وعنایت کا سوال کرتے رہیں ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے دریافت فرمایا یارسول اللہ اگر مجھے لیلۃالقدر کی توفیق مل جائے تومیں کون سی دعامانگوں؟توآپ ﷺ نے فرمایا:« قُولِي: اللَّهُمَّ إِنَّكَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّي»[1]. آپ یہ دعا پڑھنا، اے اللہ تو مُعاف فرمانے والاہے مُعاف کردینے کوپسند فرماتاہے لہذا مجھے بھی مُعاف فرمادے، نبی کریم ﷺ کے فرمان کی روشنی میں یہ دعااس مبارک رات کی سب سے افضل دعاہے یقیناً اللہ کی طرف سے گناہوں کی مُعافی کا پروانہ مل جانااور عفوودرگذر کا حاصل ہوجانا بہت بڑی کامیابی ہے اوراس میں دین ودنیاکی سعادت ونیک بختی ہے

رمضان اور شب قدر کی برکات وخیرات کی تمنا کرنے والو! نبیٔ کریم صاحبِ خُلقِ عظیم ﷺ نے ہمیں بطور خاص آخری عشرے مین لیلۃالقدر کے تلاش کی ترغیب دی ہے چنانچہ آپ ﷺ کا فرمان ہے: «الْتَمِسُوهَا فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ فِي وِتْرٍ»[2]. اس رات کو آخری عشرہ کی طاق راتوں میں تلاش کرویہ جلیل القدر اور عظیم

---

(١) الترمذي : ٣٥١٣ .

(٢) البخاري : ٢٠٣٦ .

الشان رات ہم مسلمانوں کیلئے ایک قیمتی نعمت ہے الحمدللہ ہم میں سے ہر ایک کے دل میں شب قدر کی سعادت حاصل کرنے کی تمنا ہے اور اس کی فضیلت کو پانے کا جذبہ ہے لہذا ہم کو اسکی فضیلت اور اس کا اجر وثواب حاصل کرنے کی کوشش کرنی چاہیے اپنی فرصت وہمت کے مطابق ہر طاق رات عبادت واطاعت ذِکر وتلاوت اور اعمال صالحہ میں گذارنی چاہیے تراویح وتہجُّد کا خصوصی اہتمام کرنا چاہیے اللہ کی حمد وثنا کرنی چاہیے اور خوب عاجزی اور اخلاص کے ساتھ دعا کرنی چاہیے اور نماز باجماعت کی پابندی کرنی چاہیے فجر اور عشاء کی نماز باجماعت ادا کرنے سے پوری رات قیام اور عبادت کا ثواب حاصل ہوجاتا ہے نبی رحمۃٌ للعلمین ﷺ کا فرمان ہے: «مَنْ شَهِدَ الْعِشَاءَ فِي جَمَاعَةٍ كَانَ لَهُ قِيَامُ نِصْفِ لَيْلَةٍ، وَمَنْ صَلَّى العِشَاءَ وَالفَجْرَ فِي جَمَاعَةٍ كَانَ لَهُ كَقِيَامِ لَيْلَةٍ»[1]. جس بندے نے عشا کی نماز جماعت کے ساتھ ادا کرلی تو اس کیلئے نصف رات قیام (کا ثواب) ہے اور جس نے عشاء اور فجر کی نماز جماعت کے ساتھ ادا کرلی تو یہ اس کیلئے پوری رات قیام کی طرح ہے حضرت سعید بن المُسَیِّب رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں جو شخص لیلۃ القدر میں عشاء کی نماز جماعت کے ساتھ ادا کرتا ہے اسکو بھی قیام اللیل کی فضیلت کا ایک حصہ حاصل ہوجاتا ہے[2]. اگر ہم نے ان اعمال صالحہ کا اہتمام کیا تو

(١) موطأ الإمام مالك : ٧، والترمذي : ٢٢١واللفظ له.

(٢) موطأ الإمام مالك : ١٦ ، والسنن الصغير للبيهقي : ١٤٠٤.

اس کی برکت سے ان شاء اللہ ہمیں لیلۃ القدر کی فضیلت حاصل ہوگی رمضان المبارک کا مشک آمیز خاتمہ نصیب ہوگا یا اللہ یا کریم ہم کو لیلۃ القدر حاصل کرنے کی سعادت عطا فرما آخری عشرہ میں خاص طور پر طاق راتوں میں قیام و تہجُّد اور عبادت وانابت کی توفیق عطا فرما اور ہمارے روزے، تراویح، اور جملہ طاعات کو قبول فرمالے ٭٭٭

فَاللَّهُمَّ اجْعَلْنَا لِلَيْلَةِ الْقَدْرِ مُغْتَنِمِينَ،وَإِلَى الْخَيْرَاتِ سَابِقِينَ، وَوَفِّقْنَا لِطَاعَتِكَ أَجْمَعِينَ، وَطَاعَةِ رَسُولِكَ مُحَمَّدٍ الْأَمِينِ ﷺ وَطَاعَةِ مَنْ أَمَرْتَنَا بِطَاعَتِهِ عَمَلًا بِقَوْلِكَ: (يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ)(١).

نَفَعَنِي اللَّهُ وَإِيَّاكُمْ بِالْقُرْآنِ الْعَظِيمِ، وَبِسُنَّةِ نَبِيِّهِ الْكَرِيمِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ.

أَقُولُ قَوْلِي هَذَا وَأَسْتَغْفِرُ اللَّهَ لِي وَلَكُمْ، فَاسْتَغْفِرُوهُ إِنَّهُ هُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ.

---

(١) النساء : ٥٩.

الْخُطْبَةُ الثَّانِيَةُ

الْحَمْدُ لِلَّهِ كَمَا يَنْبَغِي لِجَلاَلِ وَجْهِهِ وَعَظِيمِ سُلْطَانِهِ، وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ سَيِّدَنَا وَنَبِيَّنَا مُحَمَّدًا عَبْدُ اللَّهِ وَرَسُولُهُ، صَلَّى اللَّهُ وَسَلَّمَ وَبَارَكَ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِيْنَ، وَعَلَى مَنْ تَبِعَهُمْ بِإِحْسَانٍ إِلَى يَوْمِ الدِّينِ

أُوصِيكُمْ عِبَادَ اللَّهِ وَنَفْسِي بِتَقْوَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ.

برادرانِ ملتِ اسلامیہ! میرے روزہ دار دوستو! عید الفطر میں ہمیں صدقۂ فطر کی ادائیگی کا اہتمام کرنا چاہیئے باری تعالی نے صدقۂ فطر کو روزے میں سرزد ہونے والی لغو اور بے ہودہ باتوں سے پاکی کا ذریعہ بنایا ہے اور اس کو مسکین کیلئے طعام وغذا قرار دیا ہے[1] نبیٔ کریم ﷺ نے عام کھاتے پیتے مسلمانون کو کچھ شرائط کے ساتھ اس کی ادائیگی کی تاکید فرمائی ہے صدقۂ فطر کی مقدار عام غذائی اجناس مثلاً کھجور گندم جَو اور چاول وغیرہ سے ایک صاع یعنی تقریباً دو کیلو ہے اپنی طرف سے اور اپنی نابالغ اولاد کی طرف سے اسکا ادا کرنا واجب ہے صدقۂ فطر جنس کی صورت میں ادا کرسکتے ہیں ہے اور قیمت اور پیسے کی صورت میں بھی دے سکتے ہیں امارات میں رہنے والوں کیلئے اس سال اسکی قیمت بیس (۲۰) درہم طے کی گئی ہے رحمت عالم ﷺ نے ہمیں نماز عید سے قبل اسکی ادائیگی کا حکم فرمایا ہے[2] لہذا صدقۂ فطر کو نماز عید الفطر سے پہلے ضرور ادا

---

(١) أبو داود : ١٦٠٩ ، وابن ماجه : ١٨٢٧.

(٢) متفق عليه واللفظ للبخاري .

کردینا چاہئے لیکن اگر کسی نے اس کو نماز عید سے قبل ادا نہیں کیا بلکہ تاخیر کردی پھر بھی یہ وجوب ساقط نہیں ہوتا بلکہ ذمہ میں باقی رہتا ہے جس کا ادا کرنا بہر حال لازمی ہے صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم عید سے ایک دو روز قبل اس کو ادا کردیا کرتے تھے[(۱)] آخر میں بارگاہِ رب العزت میں مخلصانہ دعا ہے کہ اِلٰہَ العلمین ہمیں شبِ قدر حاصل کرنے کی اور اس میں عبادت وانابت کی توفیق عطا فرما، ہم کو صحیح طور پر صدقۂ فطر ادا کرنے کی توفیق عطا فرما رمضان المبارک کو ہمارے لئے خیر وبرکت اور رحمت ومغفرت کا مہینہ بنادے ہمارے روزے، تراویح، صدقات وخیرات اور جملہ طاعات کو قبول فرمالے اور ہم کو اپنے خاص بندوں میں شامل فرمالے آمین. ***

هَذَا وَصلُّوا وَسلِّمُوا عَلَى خَيْرِ الْبَشَرِ، وَأَطِيعُوا رَبَّكُمْ فِيمَا أَمَرَ، فَقَدْ قَالَ سُبْحَانَهُ: (إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا)[(۲)]. اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِينَ. وَارْضَ اللَّهُمَّ عَنِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِينَ: أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ وَعَلِيٍّ، وَعَنْ سَائِرِ الصَّحَابَةِ الْأَكْرَمِينَ. اللَّهُمَّ إِنَّكَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنَّا، اللَّهُمَّ اعْفُ عَنَّا يَا كَرِيمُ، وَاجْعَلْنَا مِمَّنْ صَامَ وَقَامَ وَنَالَ رِضَاكَ يَا رَحِيمُ، اللَّهُمَّ اكْتُبْنَا مِمَّنْ قَامَ لَيْلَةَ الْقَدْرِ، وَارْزُقْنَا خَيْرَهَا وَعَظِيمَ أَجْرِهَا، وَاغْفِرْ لَنَا فِيهَا كُلَّ وِزْرٍ، اللَّهُمَّ اخْتِمْ لَنَا رَمَضَانَ

---

(۱) البخاري: ۱۵۱۱.

(۲) الأحزاب: ۵۶.

بِرِضْوَانِكَ، وَبِالْعِتْقِ مِنْ نِيرَانِكَ، اللَّهُمَّ لَا تَصْرِفْنَا إِلَّا بِذَنْبٍ مَغْفُورٍ، وَعَمَلٍ مُتَقَبَّلٍ مَبْرُورٍ يَا عَزِيزُ يَا غَفُورُ. اللَّهُمَّ تَقَبَّلْ صِيَامَنَا وَقِيَامَنَا، وَصَالِحَاتِ أَعْمَالِنَا.

اللَّهُمَّ رَحْمَتَكَ نَرْجُو، وَإِيَّاكَ نَدْعُو، فَأَدِمْ عَلَيْنَا فَضْلَكَ، وَأَسْبِغْ عَلَيْنَا نِعَمَكَ، وَتَقَبَّلْ صَلَوَاتِنَا، وَضَاعِفْ حَسَنَاتِنَا، وَتَجَاوَزْ عَنْ سَيِّئَاتِنَا، وَارْفَعْ دَرَجَاتِنَا، يَا رَبَّ الْعَالَمِينَ.

اللَّهُمَ وَفِّقْ رَئِيسَ الدَّوْلَةِ الشَّيْخَ خَلِيفَةَ بْنَ زَايِدْ لِمَا تُحِبُّهُ وَتَرْضَاهُ، وَاشْمَلْ بِتَوْفِيقِكَ نَائِبَهُ وَوَلِيَّ عَهْدِهِ الْأَمِينَ، وَإِخْوَانَهُ حُكَّامَ الْإِمَارَاتِ. اللَّهُمَّ ارْحَمِ الشَّيْخْ زَايِدْ وَالشَّيْخْ مَكْتُومْ وَشُيُوخَ الْإِمَارَاتِ الَّذِينَ انْتَقَلُوا إِلَى رِضْوَانِكَ، وَأَدْخِلْهُمْ بِفَضْلِكَ فَسِيحَ جَنَّاتِكَ. وَارْحَمِ اللَّهُمَّ جَمِيعَ الْمُسْلِمِينَ وَالْمُسْلِمَاتِ، وَالْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ، الْأَحْيَاءِ مِنْهُمْ وَالْأَمْوَاتِ، إِنَّكَ سَمِيعٌ قَرِيبٌ مُجِيبُ الدَّعَوَاتِ.

اللَّهُمَّ أَدِمْ عَلَى دَوْلَةِ الْإِمَارَاتِ الْأَمَانَ وَالِاسْتِقْرَارَ، وَالرَّخَاءَ وَالِازْدِهَارَ، وَزِدْهَا تَقَدُّمًا وَرِفْعَةً، وَتَسَامُحًا وَمَحَبَّةً، وَأَدِمْ عَلَى أَهْلِهَا السَّعَادَةَ يَا رَبَّ الْعَالَمِينَ.

اللَّهُمَّ ارْحَمْ شُهَدَاءَ الْوَطَنِ وَقُوَّاتِ التَّحَالُفِ الْأَبْرَارِ، وَأَدْخِلْهُمُ الْجَنَّةَ مَعَ الْأَخْيَارِ، وَاجْزِ أَهْلِيهِمْ جَزَاءَ الصَّابِرِينَ؛ بِكَرَمِكَ يَا أَكْرَمَ الْأَكْرَمِينَ. اللَّهُمَّ انْصُرْ قُوَّاتِ التَّحَالُفِ الْعَرَبِيِّ؛ الَّذِينَ تَحَالَفُوا عَلَى رَدِّ الْحَقِّ إِلَى أَصْحَابِهِ، وَاجْمَعْ أَهْلَ الْيَمَنِ عَلَى كَلِمَةِ الْحَقِّ وَالشَّرْعِيَّةِ، وَأَدِمْ عَلَيْهِمُ الِاسْتِقْرَارَ، وَعَلَى بُلْدَانِ الْمُسْلِمِينَ، وَالْعَالَمِ أَجْمَعِينَ.

رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً، وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً، وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ، وَأَدْخِلْنَا الْجَنَّةَ مَعَ الْأَبْرَارِ، يَا عَزِيزُ يَا غَفَّارُ.

عِبَادَ اللَّهِ: اذْكُرُوا اللَّهَ الْعَظِيمَ يَذْكُرْكُمْ، وَاشْكُرُوهُ عَلَى نِعَمِهِ يَزِدْكُمْ. وَأَقِمِ الصَّلَاةَ